جلسہ سالانہ برطانیہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

تلاوتِ قرآن کریم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی اور پھر اردو منظوم کلام کے پڑھے جانے کے بعد امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 5 بجکر 8 منٹ پر منبر پر تشریف لائے اور تشہّد و تعوّذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے ساتھ افتتاحی خطاب کا آغاز فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس سال جماعت احمدیہ برطانیہ جلسہ سالانہ کو اس لئے بھی خاص اہمیت دے رہی ہے اور اس میں اس وجہ سے حاضری کے لئے بھی کوشش کی ہوگی اور لگتا ہے کہ اس کوشش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری میں اضافہ بھی ہے اور باہر سے بھی بہت سے لوگ اس لئے شامل ہو رہے ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا یہ پچاسواں جلسہ سالانہ ہے۔ 'کہا جاتا ہے' میں نے اس لئے کہا ہے کہ بعض حقائق جو بعد میں سامنے آئے ہیں ان کے مطابق دو ایسے جلسے بھی منعقد ہوئے جو کسی وجہ سے شمار میں نہیں آئے۔ سن 1949ء اور 1950ء میں۔ اس کے بعد 1964ء تک جلسے نہیں ہوئے اور 1964ء کے بعد بھی دو سال ایسے آئے جن میں جلسے منعقد نہیں ہوئے 1974ء میں اور پھر 2001ء میں۔ بعض پرانے لوگ 1949ء اور 1950ء کے جلسوں کو شمار نہیں کرتے۔ ایک عید الاضحیٰ کے دن ہوا ایک دن کے جلسے تھے۔ لیکن الفضل سے یہی پتا چلتا ہے کہ جلسے ہوئے۔

بہرحال برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے حساب رکھنے میں جو غلطی ہوئی یا غلط فہمی ہوئی یا ان کو شمار بوجوہ نہیں کیا گیا یا ان جلسوں کو جو ایک دن کے لئے تھے جلسہ نہیں سمجھا گیا، جو بھی بات تھی لیکن یہ بات یقینی ہے کہ برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخ پچاس سال یا اس سے زائد ہے۔ اگر وہ دو جلسے شمار کر بھی لئے جائیں جن کو عام طور پہ بعض جلسہ نہیں شمار کرتے اور بعض کہتے ہیں کہ ہے تو تب بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ برطانیہ اس سال میں قطع نظر اس کے کہ جلسوں کی تعداد کیا ہے۔ اپنے جلسوں کی پچاس سالہ تقریب منعقد کر رہی ہے۔ دنیا داروں کی نظر میں **جب کسی خاص موقع کے پچاس سال پورے ہوتے ہیں تو وہ گولڈن جوبلی مناتے ہیں لیکن دینی جماعتوں کا یہ کام نہیں** ہے اور خاص طور پر وہ جماعت جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے قائم ہوئی۔ اس کا مقصد دنیاوی طور پر جوبلیاں منانا نہیں بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ **جس مقصد** کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام **مبعوث ہوئے وہ مقصد ہم نے حاصل کیا ہے؟** یا کیا وہ مقصد ہم حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل برازیل میں اولمپکس (Olympics) ہو رہے ہیں۔ چند دن کے کھیل کود کے لئے کئی بلین ڈالرز خرچ کر دیئے۔ ایسا ملک جس میں ایک بڑے طبقے کو کھانا بھی نہیں ملتا۔ کہتے ہیں حکومتی کارکنوں کی تنخواہیں بھی اتنی کم ہیں کہ مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔ ہنگامی حالات نافذ کر کے اولمپکس کے لئے سٹیڈیم اور جگہیں بنائی گئیں...... غرض کہ دنیاوی کاموں کے کرنے کا مقصد صرف ظاہری دکھاوا ہوتا ہے، شور شرابا ہوتا ہے، چاہے اس کے لئے عوام الناس کو ان کے حقوق سے محروم کرنا پڑے اور اس کے لئے آجکل وہاں عوام بہت شور مچا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی، اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول، اس کی ناراضگی سے بچنے، اخلاق کی درستی، باہمی محبت، اتفاق اور اخوّت، قرآن مجید کے مطالعہ اور اس کے حقائق و معارف سے آگاہی حاصل کرنے اور اپنی عملی حالتوں کی اصلاح سے متعلق نہایت اہم تاکیدی نصائح فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کا انعقاد کیا اور اعلان فرمایا کہ **آؤ اپنے عہد بیعت کی جزئیات کو سمجھنے کے لئے، اپنے ایمان اور ایقان میں اضافے کے لئے، اپنے اخلاقی معیاروں کو بلند کرنے کے لئے سال میں ایک دفعہ کم از کم یہاں مرکز میں جمع ہو جاؤ۔** اور جوں جوں جماعت وسعت پذیر ہے یہ جلسے بھی دنیا کے مختلف ممالک میں ہو رہے ہیں۔ قادیان سے نکل کے اب دنیا کے ہر ملک میں یہ جلسے پھیل گئے ہیں۔ لیکن مقصد ہر ملک کے جلسے کا ایک ہی ہے کہ جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے شروع کئے تھے اس سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے اور ہر احمدی پھر اسے اپنی زندگی کا حصہ بنائے۔......

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ **جلسے میں آنے کا مقصد تب پورا ہوگا جب ہر احمدی اللہ تعالیٰ سے** تعلق معرفت اور روحانیت میں ترقی کرے، جب دینی علم میں اضافہ ہو۔ جب آپس کی محبت اور بھائی چارہ بڑھے۔ **جب قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے پر لاگو کر کے اپنے عملی نمونوں سے اس کا اظہار کرو۔ پھر اپنے علم اور عمل سے دنیا کو اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچاؤ اور ان سب باتوں** کے حصول کے لئے تقویٰ میں بڑھنا بہت ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم سب کو آج اپنے جائزے لینے چاہئیں اور اگر کمزوریاں ہیں تو اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ضرورت ہمارے ہر عمل سے ظاہر ہو۔ پاک تبدیلیاں ہمارے اندر پیدا ہوں۔ اگر یہ ہوگا تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج ہم نے جو کچھ پایا ہے وہ دنیاوی دولتوں سے بہت بڑھ کر ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہماری پچاس سالہ جلسہ کی تقریبات یا سو سال سے زائد جماعت کی تاریخ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ **خدا کرے کہ ہم میں سے اکثریت اس کو پانے والی ہو، سمجھنے والی ہو اور جو کمزور ہیں آج کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں اور ہمارا ہر عمل** یہ گواہی دے کر اعلان کرے کہ **اے مسیح محمدی! تیری بعثت** اور تیرا آنا **حق ہے اور تُو ایسے وقت میں آیا جب زمانے کو تیری ضرورت تھی** اور ہم عہد کرتے ہیں **کہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ ہم کوشش کرتے رہیں گے۔**

اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ دوبارہ میں یاددہانی کراتا ہوں کہ جلسہ کے دنوں میں **دعاؤں اور ذکر الٰہی پر اور عبادتوں کی طرف خاص طور پر زور دیں۔** اللہ تعالیٰ سب کو جلسے سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کے شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین۔ اب دعا کرلیں۔

آخر پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

(اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کی آئندہ کسی اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

اس کے ساتھ جلسہ کی پہلے دن کی باقاعدہ کارروائی اختتام کو پہنچی۔